Lesson 7: Ale Imraan (Ayaat 78 - 91): Day 144 سُوْرَۃُ آلِ عِمْرَان کی تفسیر

جب یہود کے علماء نے اللہ کی کتابوں کو بدل دیا، یعنی اللہ کے حکم کو بدل دیا، آیات کے معنی بدل دیئے۔ تو لوگوں نے اُن کو عزّت دینا شروع کر دی۔ جب لوگوں کو اُن کے مذہبی لیڈر اور امام آسانیاں دیتے ہیں تو وہ اُن کے پاس ہی جاتے ہیں یا انہی سے فتوے پوچھتے ہیں۔

عیسائیوں نے بھی یہی کچھ کیا پھر نجرانی وفد کے لئے یہ آیات نازل ہوئیں؛

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ

﴿۷۹﴾ کسی انسان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اللہ اسے کتاب اور حکمت اور نبوت عطا فرمائے پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ لیکن کہے گا کہ تم لوگ اللہ والے بن جاؤ اس لیے کہ تم اللہ کی کتاب سکھاتے ہو اور اس واسطے کہ تم پڑھتے ہو۔

کتاب، حکمت اور نبوت، رسول کو یہ تینوں چیزیں عطا ہوتی ہیں۔ حکمت یہ کہ عقل بھی ہو اور صحیح وقت پر صحیح فیصلے کرنے کی صلاحیت بھی ہو۔ عیسیٰؑ کو یہ تینوں چیزیں ملیں۔ لیکن عیسائیوں نے اُن پر الزام لگا دیئے یہاں سوال کیا جا رہا ہے کہ کیا وہ یہ کہہ سکتے تھے؟ "پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ۔" کوئی نبی یا رسول یہ بات نہیں کہتا بلکہ وہ تو یہ کہتا ہے " تم لوگ اللہ والے بن جاؤ۔"

اصل میں اللہ کا نبی، رسول، امام، اُستاد، غرض اللہ کا ہر نیک بندہ لوگوں کو اللہ سے جوڑے گا۔

"تم اللہ کی کتاب سکھاتے ہو اور اس واسطے کہ تم پڑھتے ہو۔" وہ دین کے احکامات سِکھائے گا۔ جو اللہ نے باتیں بتائی ہیں وہی آگے پہنچائے گا۔ کبھی اچھی خبر بتائے گا اور کبھی بُری خبر بتائے گا۔ ایک ڈاکیا وہی خط لے کر آئے گا جو آپ کے نام ہو گا۔ اُس کا کام آپ کو ڈاک پہنچانا ہے۔ اچھا خط ہو یا بُری خبر والا ڈاکیے یا پوسٹ مین کا کام بس پہنچا دینا ہے۔

یہی کام نبیوںؑ، رسولوںؑ، نے کیا اور آج یہی کام، مبلغ، دین کے داعی، اُستاد، مذہبی لیڈر کر رہے ہیں۔

اِن سب کا کام بس اللہ کے احکامات پہنچا دینا ہے۔ اپنی طرف سے کوئی کمی یا زیادتی نہیں کرنی۔

و ما علینا الا البلاغ۔ خوشخبری بھی ہو گی اور بُری خبر بھی۔ اچھے کام کروگے تو اللہ کی رضا اور جنّت ملے گی۔ اللہ کے نافرمان اور ظالم ہوگے تو اللہ کا غضب اور جہنم ملے گی۔

مسلمان ہونا آسان نہیں۔ حدود کے اندر رہنا ہوتا ہے، علم حاصل کرنے کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے، گناہ چھوڑنا پڑتا ہے۔ جب کسی کو اسلام کی دعوت دیں اور اسلام کے بارے میں بتائیں تو سب کچھ بتائیں۔ اسلام لانا کوئی تفریحی کام نہیں ہے۔ ہم کوئی فلم دیکھنے نہیں آئے۔ ہم اِس دُنیا میں ایک امتحان کے لئے آئے ہیں۔

اللہ کے لئے دین کی طرف آئیں۔ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے قران و سُنّت کا علم حاصل کریں۔

ہم نے حق کو ماننا ہے۔ یہ جہاد ہے۔ اسی لئے نبیوں اور رسولوں نے یہی کہا ہے، كُونُوا رَبَّانِيِّين

عیسائیوں کے علما اور اماموں کا ٹائٹل ربانی یعنی رَبّ والے تھا۔ یہود کے احبار تھے۔ آج عیسائی Devine کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔

رَبّانی وہ لوگ ہوتے ہیں جو لوگوں کو رَبّ سے جوڑیں۔ وہ اللہ کے بندوں کو رَبّ کے نزدیک کر دیتے ہیں۔ اللہ مجھے رَبّانی بنا دے۔ جتنا زیادہ رَبّانی بنیں گے اُتنا زیادہ عمل بہتر ہو گا۔

پیچھے لفظ بشر آیا یعنی بندہ اور اس کی جمع ابشار ہے۔ بشر کے معنی کھال بھی ہے۔

رَبّانی کون ہوتے ہیں؟ کچھ تعریفیں دیکھتے ہیں؛

رَبّانی دِل کی کیفیت کا نام ہے۔ رَبّانی اُس کو کہتے ہیں جو علم کے تقاضوں پر ہمیشہ عمل کرے۔

فرائض (obligatory) ، واجبات (Liabilities/Duties) ، سُنن یعنی (Following the holy Prophet pbuh) اور مستحبات (Recommended) ۔

اِن سب پر عمل کرنے والا ہو۔ کبیرہ اور صغیرہ گناہوں سے دُور رہنے والا ہے۔

حضرت ابنِ عباسؓ کو رَبّانی کہا جاتا ہے۔ جب ان کا انتقال ہوُا تو محمد بن حنیفہ نے کہا کہ اِس اُمّت کے رَبّانی وفات پا گئے۔

یہ وہ شخص تھے کہ اللہ کے نبیؐ نے اِن کو قران کی تفسیر کے لئے منتخب کیا تھا۔ اللہ کے نبیؐ نے ابنِ عباسؓ کے بارے میں فرمایا میرے بعد قرآن کا علم حاصل کرنا ہُوَا تو اِن سے حاصل کرنا یہ میری اُمّت کے فقیہہ ہیں۔

رَبّانی اُس کو کہتے ہیں جو لوگوں کو بڑے علوم سے پہلے چھوٹے علوم کی تعلیم دے۔ بڑی بڑی فقہی باتوں سے پہلے عام اور چھوٹے مسائل سمجھائے جائیں۔ مثلاً نماز، وضو، روزے کی عام باتیں سکھائی جائیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں۔ رَبّانی حکماء، علماء اور فقیہہ ہیں۔

ہمارے لئے کیا سبق ہے؟ کہ ہماری نظر اللہ پر لگ جائے۔ ہم رَبّانی یعنی اللہ والے بن جائیں۔ ہر بات پر دھیان اللہ کی طرف، نظر اللہ پر، میں اللہ کو کیسی لگتی ہوں۔ اللہ مجھے پسند کرتا ہے، اللہ میرے بارے میں فرشتوں سے کیا کہتا ہو گا؟ کیا قیامت والے دن اللہ میری طرف دیکھے گا؟ اللہ مجھ سے بات کرے گا۔ ہر بات میں اللہ کی ذات۔

کیا ہم لوگوں کو اللہ سے جوڑتے ہیں۔ ہم علم کیوں حاصل کر رہے ہیں؟

حکم اللہ کا چلے گا۔ اس لیے کہ تم اللہ کی کتاب سکھاتے ہو اور اس واسطے کہ تم پڑھتے ہو۔

وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ أَرْبَابًا ۗ أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾ اور نہ یہ جائز ہے کہ تمہیں حکم کرے کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو رب بنالو کیا وہ تمہیں کفر سکھائے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو چکے ہو۔

انسان اپنی زندگی میں یہ تین مقاصد بنالے۔

1. اللہ میری زندگی اب تیرے احکام کے مطابق بسر ہو گی۔
2. اللہ مجھے تیری رضا اور خوشنودی نصیب ہو جائے۔
3. یا اللہ اپنا خوف عطا فرما علم نہیں بچاتا۔ اللہ کا ڈر بچائے گا۔

اگلی آیات بہت اہم ہیں۔ اَب نبوت کی بات ہے؛

نبیوںؑ سے وعدہ لیا گیا؛

وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِيۡثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيۡتُكُمۡ مِّنۡ كِتٰبٍ وَّحِكۡمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمۡ لَتُؤۡمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنۡصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقۡرَرۡتُمۡ وَاَخَذۡتُمۡ عَلٰى ذٰلِكُمۡ اِصۡرِىۡ ؕ قَالُوۡۤا اَقۡرَرۡنَا ؕ قَالَ فَاشۡهَدُوۡا وَاَنَا مَعَكُمۡ مِّنَ الشّٰهِدِيۡنَ ﴿۸۱﴾

اور جب اللہ نے نبیوں سے عہد لیا اور البتہ جو کچھ میں تمہیں کتاب اور علم سے دوں پھر تمہارے پاس پیغمبر آئے جو اس چیز کی تصدیق کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے البتہ اس پر ایمان لے آنا اور البتہ اس کی مدد کرنا فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس شرط پر میرا عہد قبول کیا انہوں نے کہا ہم نے اقرار کیا اللہ نے فرمایا تو اب تم گواہ رہو میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔

النَّبِيّٖنَ: نبی کی جمع، مِيۡثَاقَ وعدہ لیا،

جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ: اللہ کے نبیؐ آجائے۔ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمۡ اور وہ تصدیق کرے جو تمہارے پاس پہلے سے موجود ہے۔ یعنی پہلی کتابیں۔ سب انبیاء کرامؑ سے یہ وعدہ لیا گیا۔ قرآن پاک میں تقریباً 25 نبیوںؑ کا تذکرہ ملتا ہے۔ روایات سے تقریباً 300 نبیوںؑ کا ذِکر ملتا ہے۔ ایک روایت جو بہت مضبوط تو نہیں لیکن اُس سے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کا ذِکر آتا ہے۔

سب نبیوںؑ سے وعدہ لیا گیا کہ جب وہ نبیؐ تمہارے پاس آجائے تو البتہ اس پر ایمان لے آنا۔۔

ایک اور معنی یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ جب بھی اگلا نبیؑ آجائے تو البتہ اس پر ایمان لے آنا۔۔

پھر اور کیا کرنا؟ اور البتہ اس کی مدد کرنا۔۔۔ ضرور مدد کرنا۔ یہ نّ کی شد سے شدّت کا اظہار ہو رہا ہے۔ پھر اللہ نے اُنؑ سے پوچھا "کیا تم نے اقرار کیا"؟

ایسے محسوس ہو رہا ہے کہ سب انبیاء کرامؑ کھڑے ہیں اور اللہ اُن سے عہد لے رہے ہیں۔

"کیا تم نے اقرار کیا اور اس شرط پر میرا عہد قبول کیا"؟ انہوں نے کیا جواب دیا؟

تمام انبیاء کرام نے جواب دیا؛ انہوں نے کہا ہم نے اقرار کیا! تو پھر "اللہ نے فرمایا تو اب تم گواہ رہو میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔"

فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ پھر جو کوئی اس کے بعد پھر جائے تو وہی لوگ نافرمان ہیں۔

یہ ہے وہ عہد جو انبیاء کرامؑ نے اللہ سے کیا۔ قران پاک میں تین عہدوں کا ذِکر ہے۔

ایک وہ جو ساری انسانیت سے لیا گیا۔ اَلستُ بِربِّکُم؟ ہم سب کی روحوں سے اللہ نے یہ وعدہ لے لیا تھا کہ کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں۔ ہر انسان نے وعدہ کیا تھا۔ ہم سب نے وہاں اپنا پہلا عہد کیا تھا کہ یا اللہ ہم تجھے اپنا ربّ مانتے ہیں۔ جسے وعدۂ الست کہتے ہیں۔

اللہ نے یہود کے علماء سے وعدہ لیا تھا کہ تورات کے احکام کو چھپائیں گے نہیں۔ اس کا تذکرہ ہم نے سورۃ البقرہ میں پڑھا تھا۔

تیسرا عہد اللہ نے صرف انبیاء کرامؑ سے لیا تھا۔ کہ تم دین اسلام کی تبلیغ کرو گے اور اگر اللہ کے نبیؐ آ گئے تو تم اُن کی پیروی کرو گے اور اُن کا ساتھ دو گے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عہد آخرت کے لئے تھا کیونکہ کسی نبی کی زندگی میں یہ وعدہ نبا ہنے کا

موقع ہی نہیں آیا۔ لیکن عیسیٰؑ واپس آئیں گے تو وہ اُمّت محمدیہ میں سے ہوں گے۔ جب وہ آئیں گے تو امامت کا مُصلّہ تیار ہو گا لیکن وہ امامت نہیں کرینگے اور امام مہدی کی پیچھے مقتدی بن کر نماز پڑھیں گے۔

کیونکہ کسی نبیؑ کی زندگی میں موقع نہیں آیا اس لئے وہ اپنی اُمّت کو تلقین کر گئے کہ تم آنے والے نبیؐ کی پیروی کرنا۔ نبیوں سے یہ وعدہ کس طرح لیا گیا؟

1. ایک روایت تو یہ ہے کہ تمام انبیاء کرام سے اللہ نے اکٹھے بہت شروع میں وعدہ لیا تھا۔
2. یا پھر وحی کے ذریعے ہر نبی سے وعدہ لیا گیا۔
3. یا پھر اُن کی کتابوں میں اُن سے فرمادیا گیا کہ تم آنے والے نبیؐ کی پیروی کرنا۔

آج کے تمام عیسائی، یہودی اُس وقت تک راہِ راست پر نہیں ہیں جب تک وہ مسلمان نہیں ہیں۔

حدیث کا خلاصہ ہے کہ جن کانوں نے اللہ کے نبیؐ کا ذِکر سُن لیا اور پھر بھی ایمان نہیں لائے تو اُس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔

اللہ کے نبیؐ کے آنے سے پہلے تک کہ نیک لوگ جنّت میں جائیں گے کیونکہ انہوں نے اپنے نبیؑ کی پیروی کی تھی۔

اللہ کے نبیؐ کے آنے کے بعد اَب سب پر لازم ہو گیا کہ وہ اللہ کے نبیؐ پر ایمان لائیں۔ اللہ کے نبیؐ کی اطاعت اور مدد فرض ہے۔

جب اللہ نے اپنے رَبّ ہونے کا وعدہ لینا تھا تو ساری انسانیت سے لیا۔

جب اللہ کے نبی ؐ کی اطاعت کا وعدہ لیا تو صرف چُنے ہوئے لوگوں یعنی انبیا کرامؑ سے لیا۔ کیونکہ انہوں نے اپنی اُمّت کو یہی سبق سکھانا تھا۔ ہر مذہب کی کتاب میں اللہ کے نبی ﷺ کا تذکرہ موجود ہے۔

یہ بہت اہم آیت ہے کیونکہ یہ آیت تمام یہود و عیسائیوں کو مسلمان ہونے کی دعوت دیتی ہے۔

ایک دفعہ عمرؓ نے اپنے ایک دوست سے جس کا تعلق بنو قریظہ قبیلے سے تھا۔ تورات کا صفحہ لے کر اللہ کے نبی ؐ کو دکھانے لگے یا پڑھنے لگے۔ اللہ کے نبی ؐ ناراض ہو گئے اور فرمایا کہ اگر خود موسیٰؑ بھی اس وقت دُنیا میں آ جائیں تو وہ بھی اللہ کے نبی ؐ کی پیروی کریں گے۔

بعض اوقات لوگ امام کی پیروی کرتے ہیں لیکن نبی ؐ کی پیروی نہیں کرتے۔

تورات اور انجیل تک اللہ کے نبی ؐ کے آنے سے منسوخ ہو گئیں تو کیا کسی امام کی لکھی کتاب منسوخ نہیں ہو گی؟

جہاں اللہ کے نبی ؐ کی مستند حدیث آ گئی ہم پر اُس کی اطاعت لازم ہے۔

پچھلے تمام مذاہب ٹوٹ گئے تو کسی امام اور عالم کی بات کی کیا حقیقت ہو گی؟ کسی پیغمبر کا سکّہ نہیں چل سکتا تو کسی اُستاد کی بات کی صحیح حدیث ؐ کے سامنے کیا حیثیت ہو گی؟

تمام نبیوںؑ نے اللہ کے حکم کی تعمیل کی۔ جو اُمتی بات نہیں مانے گا تو اللہ اُس سے حساب لے گا۔

ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ مسلمان ہیں۔

اللہ سے دُعا ہے کہ ہمارے دلوں کو کھول دے۔ آمین